صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

قصیدہ بردہ شریف

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

تصنیف

حضرت علامہ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

نائب خطیب جامع داتا دربار محمد الطاف نیروی

"اِنتساب"

قصیدہ بردہ کے ترجمے کا مبارک انتساب حضرت خواجہ
غوث زماں جناب خواجہ غلام محی الدین غزنوی ثمّ نیردی
کے وسیلہ، جمیلہ، جلیلہ سے حضور فیض عالم گنج بخش حضرت
علی بن عثمان جلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت علامہ جناب
شرف الدین بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ہدیہ پیش
کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے وسیلہ سے شرفِ
قبولیت عطا فرمائے آمین۔

نائب خطیب جامع داتا دربار
مُحمّد الطاف نیردی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقامِ ولادت

حضرت یُوسُف علیہ السلام کے قدموں کے نیچے رہنے والا مُلک جس پر حضرت یُوسُف علیہ السلام نے اللہ کے فضل اور عنایت سے کافی عرصہ تک حکومت کی ہے جسے اُمتِ مُسلمہ مُلکِ مصر کے نام سے پہچانتی ہے اس عظیم ملکِ مصر میں حضرت شیخ علامہ **شرف الدین بُوصیری** رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے عدم سے وجود میں لایا مصر کے اندر ایک قصبہ ہے جس کا نام **دلاص** ہے اس قصبہ میں پیدا ہُوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ اسی قصبہ کی رہنے والی تھیں اور آپ کے والد صاحب **بوصیر** کے اندر رہتے تھے اور آپ علاقہ **بوصیر** کے حوالے سے مشہور ہُوئے۔

تاریخِ ولادت

۶۰۸ ہجری ۱۲۱۲ عیسوی ۷ مارچ بروز بدھ یکم شوال عید کے دن آپ اس دنیا میں جلوہ افروز ہُوئے۔

اسمِ گرامی

آپ کا نام محمد بن سعید ہے اور کنیت ابوعبداللہ رہے اور لقب شرف الدین بوصیری کے حوالے سے خُوب شہرت پائی ہے۔

تعلیم اور مسلک اور کردارِ زندگی

سب سے پہلے آپ نے قرآنِ پاک حفظ کیا اس کے بعد دیگر علوم دینیہ یعنی فقہ اور
حدیث اور دُوسرے مروّجہ عُلوم بھی آپ نے حاصل کئے ہیں طریقت کے حوالے
سے آپ عارف باللہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے عشقِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی حصہ عطا فرمایا
ہے تعلیمِ قرآن کے لیئے آپ نے مدرسہ بھی قائم کیا۔ معیشت کے حوالے سے آپ کتابت
کرتے رہے ہیں اور شعر کہنے کا ملکہ بھی اللہ تعالیٰ نے خوب دیا۔ کچھ عرصہ حکومت کے
ملازم بھی رہے حضور پُرنُور شافعیٔ یومُ النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھنے کے بعد
دنیا بدل گئی۔ اس کے بعد آپ نے محبتِ رسُول میں جو اشعار کہے وہ دنیا میں خوب روشن
و مشہور ہُوئے پھر اللہ تعالیٰ نے حج اور سعادتِ زیارتِ مدینہ عطا کی بعد میں فالج
ہو گیا۔ قصیدہ بُردہ کہنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے شفا عطا
فرمائی حضرت علامہ بوصیری نے شیخ ابو العباس مرسی شاذلی سے روحانی تربیت حاصل کی
اور اپنے شیخ کے ساتھ بہت زیادہ عقیدت و محبت تھی۔ آپ کے وصال کی تاریخ میں اختلاف
پایا جاتا ہے۔ زیادہ صحیح یہی ہے کہ آپ کا وصال ۶۹۵ھ ہجری بمطابق ۱۲۹۶ء عیسوی ہوا
ہے۔ حضرت علامہ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ کلام قصیدہ
بُردہ شریف بندہ کے اندر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں جو اُلفت و
محبت کی چنگاری ہوتی ہے اس کے پڑھنے سے شعلہ بن کر نمودار ہوتی ہے۔ ادب و
احترام اور اخلاص کے ساتھ قصیدہ بُردہ شریف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ **قصیدہ بُردہ شریف** کا وظیفہ کرنے والے سے تنگ دستی دور ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رزق کی فراوانی کے دروازے کھول دیتا ہے۔

حضرت علامہ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب میں مرض فالج میں مبتلا ہوا اور میرا نچلا حصۂ بدن بالکل ناکارہ ہوگیا تو میں نے ارادہ کیا کہ اس مرض سے نجات پانا مشکل ہے بجز اس کے کہ رسُول پاک ﷺ کی خدمت میں ایک قصیدہ لکھ کر پیش کروں میں نے جب یہ قصیدہ ختم کیا تو اسی رات خواب میں رسُول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور آنحضرت ﷺ کے حضور میں نے یہ قصیدہ پڑھا۔ جب مَیں قصیدہ پڑھ چکا تو جناب رسُول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے تمام بدن پر پھیرا۔ جب مَیں صبح اُٹھا بالکل اچھا تھا لیکن یہ معاملہ مَیں نے کسی پر ظاہر نہ کیا۔ پھر ایک دن اتفاقاً شیخ ابوالرجاء رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہُوئی۔ فرمانے لگے کہ آپ وہ قصیدہ مجھے دیں جو آپ نے رسُول اللہ ﷺ کی نعت میں لکھا ہے۔ فرمایا کہ کون سا قصیدہ؟ مَیں نے تو کئی قصیدے رسُول اللہ ﷺ کی نعت میں لکھے ہیں۔ فرمایا وہ قصیدہ جو امن تذکر سے شروع ہوتا ہے مَیں نے کہا کہ آپ کو کس طرح معلوم ہُوا۔ فرمایا کہ مَیں نے گزشتہ رات آپ کو حضور سرورِ کائنات ﷺ کے سامنے یہ قصیدہ پڑھتے دیکھا اور حضور ﷺ بحالت سُرور اس طرح ہل رہے تھے جس طرح پُرثمر شاخ ہَوا کے جھونکوں سے ہلا کرتی ہے۔ جب مَیں نے یہ قصیدہ شیخ ابوالرجاء کی خدمت میں پیش کیا تو پھر ہر طرف اس کی اشاعت ہوگئی اور ایک روایت کے مطابق حضور ﷺ نے خواب میں ہاتھ بھی پھیرا اور چادر بھی عطا فرمائی شیخ جس وقت نیند سے بیدار ہُوئے تو چادر بھی موجود تھی اور آپ صحت یاب ہو چکے تھے۔

بزرگوں نے لکھا ہے جو بندہ تقریر کے دوران رکتا ہو وہ فصل اوّل کے پہلے تین شعروں

کو ہرن کی کھال پر لکھ کر اپنے بازو پہ باندھنے سے انشاءاللہ رکاوٹ ختم ہو جائے گی۔

شعر نمبر ۷ کو ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ بطور وظیفہ پڑھنے سے بندہ کے غم والم دُور ہوتے ہیں۔

شعر نمبر ۱۰ کو ہر نماز کے بعد ۱۲ مرتبہ پڑھنے سے گُم شدہ چیز مل جاتی ہے۔

شعر نمبر ۲۵ کو ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنے سے علم اور تقریر کا ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔

شعر نمبر ۲۵ اور ۲۶ کو ہر جمعہ کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنے سے بندہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔

شعر نمبر ۶۲ کو لکھ کر چاندی کے تعویذ میں ڈال کر بچے کے گلے میں ڈالنے سے بچہ سعادت والا ہو جاتا ہے۔

شعر نمبر ۶۹ کو لکھ کر مال کے اندر رکھنے سے مال حفاظت میں رہتا ہے۔

شعر نمبر ۷۳ کے بارے میں بزرگوں نے نقل کیا ہے کہ اگر کسی کو جنگل میں خطرہ و خوف ہو تو اس شعر کو ۷ مرتبہ پڑھ کر اپنے اردگرد لکیر کھینچ لے درندہ کے حملہ سے محفوظ رہے گا۔

شعر ۷۴ اس کو پانچ مرتبہ پڑھ کر کنکریوں پر دم کر کے بے دین دشمن کی طرف پھینکنے سے اس کے ناجائز حملہ سے بندہ محفوظ رہے گا۔

شعر نمبر ۷۷ اس شعر کو جب اکثر لوگ پڑھیں تو رحمت کی بارش نازل ہو جاتی ہے۔

شعر نمبر ۸۲ اس شعر کو ۴۱ دن روزانہ ۴۱ دفعہ پڑھنے سے پریشانی ختم ہو جاتی ہے۔

شعر نمبر ۸۳ اگر کوئی سفر پر جائے ایک مصرع کو لکھ کر گھر چھوڑ جائے دوسرا ساتھ لے جائے تو وہ آدمی سفر سے باخیریت واپس لوٹ آئے گا۔

شعر نمبر ۸۴ اس شعر کو ہر نماز کے بعد پانچ مرتبہ پڑھنے سے بندہ تنگ دستی سے محفوظ رہتا ہے۔

شعر نمبر ۱۰۰ اہل مذاہب کے ساتھ مناظرہ کرنے سے قبل گیارہ دفعہ پڑھنے سے مدمقابل پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے

شعر نمبر ۱۱۹ اس شعر کو ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھنے سے جائز مناسب ملازمت مل جاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یہ دُرُودشریف اوّل و آخر اس قصیدہ شریف کے روبقبلہ ہوکر سترہ سترہ مرتبہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

پھر یہ اشعار پڑھ کر قصیدہ شروع کرے

(١)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

(٢)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت رحم کرنے والا ہے

ترجمہ درود شریف

اے اللہ تعالےٰ ہمارے سردار نبی اُمی ﷺ پر درود پاک نازل فرما اور
ان کی آل پر اور اصحاب پر برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔

ترجمہ اشعار

(۱)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو مخلوق کو عدم سے وجود میں لانے
والا ہے پھر ابتداء ہی سے مختار نبی پر درودِ پاک نازل ہو۔

(۲)

اے میرے اللہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے درود، سلام نازل فرما
اپنے حبیب پر جو تمام مخلوق سے بہترین اعلیٰ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ ذِكْرِ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳)

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ

(۴)

اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ
اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٍ

(۵)

فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

(۶)

اَيَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَّا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی فصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت کے ذکر و بیان میں

(۳)

کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آ گئے ہیں
تیری آنکھ کی سفیدی سے خون آلود آنسو جاری ہیں

(۴)

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آ پہنچی ہے
یا اضم کی طرف سے اندھیری رات میں بجلی چمکی ہے

(۵)

تیری آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے کہ منع کرنے پر زیادہ روتی ہیں اور تیرے
دل کو کیا ہو گیا ہے اگر تو اُسے کہے صبر کر تو وہ بے خود ہو جاتا ہے

(۶)

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپنے والی چیز ہے اس
حال میں کہ آنسو بہہ رہے ہوں اور دل سے شعلے نکل رہے ہوں

(۷)

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَّلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

(۸)

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

(۹)

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

(۱۰)

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِيْ
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

(۱۱)

يَا لَائِمِيْ فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
مِّنِّيْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

(۷)

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو تیرے رخساروں کے ٹیلوں پر آنسوں نہ بہتے
"بان" اور "علم" کے درخت کے ذکر سے بے قرار نہ ہوتا

(۸)

پس تو کس طرح محبت سے انکار کرتا ہے کہ تجھ پہ گواہی
دی ہے دو عادل گواہوں، تیرے آنسو اور بیماری نے

(۹)

اور عشق نے لاغری اور آنسوؤں کے دو خط، لکیریں تیرے
رخساروں پر زرد اور سُرخ پھول کی طرح ثبت ظاہر کر دیئے ہیں

(۱۰)

ہاں محبوب کی محبت سرائت کر چکی ہے جس وجہ سے مجھ پر رقت طاری ہو گئی
اور محبت لذتوں کو درد و الم کے ساتھ پیش کرتی ہے

(۱۱)

عشق کے بارے میں میری ملامت کرنیوالے میری طرف سے معذرت
قبول کر اور اگر تو انصاف کرنے والا ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

(۱۲)

عَدَتْكَ حَالِيْ لَا سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

(۱۳)

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ اَسْمَعُهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

(۱۴)

اِنِّيْ اتَّهَمْتُ نَصِيْحَ الشَّيْبِ فِيْ عَذَلِيْ
وَالشَّيْبُ اَبْعَدُ فِيْ نُصْحٍ مِنَ التُّهَمِ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فِيْ مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

(۱۵)

فَاِنَّ اَمَّارَتِيْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

(۱۲)

میرا راز تیرے سامنے کھل گیا اب میرا راز باتیں کرنے والوں
سے پوشیدہ نہیں اور نہ میرا درد موقوف (ٹھہرنے والا) ہے

(۱۳)

تُو نے مجھے اچھی نصیحت کی ہے لیکن مَیں نہیں سُنتا
بے شک عاشق نصیحت سننے سے بہرے ہوتے ہیں

(۱۴)

مَیں نے ملامت کی وجہ بڑھاپے کی نصیحت کو جھوٹ قرار دیا
حالانکہ بڑھاپا نصیحت کے حوالے سے تہمت سے دور ہے

دُوسری فصل
نفسانی خواہش سے اپنے آپ کو باز رکھنے کے بیان میں

(۱۵)

بے شک میرے نفس امارہ نے بوجہ برائی نصیحت نہ مانی
اپنی جہالت، بڑھاپے اور عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے نہ مانی

۱۶

وَلَا اَعَدَّتُ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى
ضَيْفٍ اَلَمَّ بِرَأْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

۱۷

لَوْكُنْتُ اَعْلَمُ اِنِّيْ مَآ اُوَقِّرُهٗ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَالِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

۱۸

مَنْ لِّيْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

۱۹

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَشَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

۲۰

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى
حُبِّ الرِّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

(۱۶)

میں نے اپنے اچھے فعل و عمل سے مہمان نوازی نہیں کی اس
مہمان کی جو میرے پاس آیا اور میں نے عزت و حرمت نہ کی

(۱۷)

اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ میں مہمان کی عزت و توقیر نہیں کروں گا
تو میرا جو راز ظاہر ہو گیا اسے میں کتم و خضاب کے ساتھ چھپا لیتا

(۱۸)

اب کون ہے جو میرے نفس امارہ کو سرکشی سے روک کر رکھے
جس طرح گھوڑوں کو لگام دے کر روک کر رکھتے ہیں

(۱۹)

تو نفس امارہ کی شہوت کو گناہ کے ساتھ ختم کرنے کی طلب و
کوشش نہ کر کیونکہ طعام شہوت و اشتہا کو قوت اور طاقت دیتا ہے

(۲۰)

اور نفس چھوٹے بچے کی طرح ہے اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ دودھ
کو پیتا چلا جائے گا اگر دودھ روک دو گے تو وہ رک جائے گا

۲۱

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ
اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

۲۲

وَرَاعِهَا وَهِیَ فِی الْاَعْمَالِ سَآئِمَةٌ
وَاِنْ هِیَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

۲۳

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِی الدَّسَمِ

۲۴

وَاخْشَ الدَّسَآئِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

۲۵

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَاَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

(۲۱)

اس کی خواہشات کو روک بس غالب نہ ہونے دے بے شک
جہاں خواہش غالب ہو جاتی ہے اندھا بہرہ کر دیتی ہے

(۲۲)

اور اس کی نگہبانی کر کہ وہ اعمال میں چرنے والے جانور کی طرح
ہے اگر وہ چراگاہ کو حلال ولذیذ سمجھے تو اسے چرنے سے روک دے

(۲۳)

کتنا اچھا سمجھتا ہے وہ لذتوں کو مردوں کیلئے حالانکہ وہ انسان کیلئے
ہلاکت ہے کہ اسے معلوم نہیں چکنائی تری کے اندر زہر ملا ہوا ہے

(۲۴)

بہت بھوکا رہنا اور زیادہ پیٹ بھر کر کھانے کے چھوٹے فتنے
سے ڈر زیادہ بھوکا رہنا اور زیادہ پیٹ بھر کر کھانا برا ہوتا ہے

(۲۵)

فارغ اور صاف کر ان آنسوؤں کو جو تیری آنکھوں میں بھر گئے ہیں
حرام کی وجہ سے اور لازم پکڑ آنکھوں کی حفاظت کو

(٢٦)

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

(٢٧)

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا
فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

(٢٨)

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِذِىْ عُقُمِ

(٢٩)

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِىْ لَكَ اسْتَقِمِ

(٣٠)

وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ أَصُمِ

(۲۶)

نفس اور شیطان کی مخالفت اور نافرمانی کر۔ اگرچہ وہ
دونوں تم کو خالص نصیحت کریں تم اسے جھوٹ خیال کرو

(۲۷)

ان دونوں کی اطاعت و فرمانبرداری نہ کر وہ دشمن اور حاکم ہیں
پس تجھے معلوم ہے کہ دشمن اور حاکم کا فریب کیسا ہوتا ہے

(۲۸)

یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں ایسے قول سے جس پر عمل واقع نہ ہو
میں نے یہ ایسی بات کی گویا کہ بانجھ عورت کو اولاد دی ہے

(۲۹)

میں نے تمہیں نیکی کا حکم دیا لیکن خود عمل نہیں کیا اور جب میں
ہی سیدھے راستے پر نہیں ہوں میرا قول تجھے کیا استقامت دے گا

(۳۰)

اور موت سے پہلے میں نے نفلوں کے ساتھ آخرت کیلئے توشہ تیار
نہیں کیا فرض نماز اور فرض روزہ رکھنے کے علاوہ کچھ بھی نہ کیا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فِیْ مَدْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۳۱)

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی
اِنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاہُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

(۳۲)

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَہٗ وَطَوٰی
تَحْتَ الْحِجَارَةِ کَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

(۳۳)

وَرَاوَدَتْہُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَھَبٍ
عَنْ نَّفْسِہٖ فَاَرَاھَا اَیَّمَا شَمَمِ

(۳۴)

وَاَکَّدَتْ زُھْدَہٗ فِیْھَا ضَرُوْرَتُہٗ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَی الْعِصَمِ

تیسری فصل

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح و تعریف کے بیان میں

(۳۱)

میں نے اس نبی کی سنت پر ظلم کیا جس نے راتوں کو زندہ رکھا
اس حد تک کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم (سوجن) آ گئی

(۳۲)

آپ نے بھوک کی وجہ سے شکم مبارک کو لپیٹا
نازپروردہ، نازک پہلوؤں پہ پتھر باندھے

(۳۳)

بلند سونے کے پہاڑوں نے اپنی طرف مائل کرنا چاہا
تو آپ نے ان پہاڑوں کو اپنی ہمت اور حوصلے سے دیکھا

(۳۴)

حضور کے زہد، تقویٰ کو ضرورتوں نے مضبوط کیا اسی لیے
اللہ تعالیٰ کی عفت عصمت پہ کوئی ضرورت غالب نہیں ہوتی

۳۵

وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

۳۶

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

۳۷

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

۳۸

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

۳۹

دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

(۳۵)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی کوئی ضرورت کیونکر مائل
کرے اگر آپ جلوہ افروز نہ ہوتے تو دنیا ہی عدم سے وجود میں نہ آتی

(۳۶)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں جہانوں اور جنات اور انسانوں
کے اور دونوں فریقوں یعنی عرب و عجم کے سردار و والی ہیں

(۳۷)

ہمارے نبی نیکی کا حکم کرنے والے برائی سے روکنے والے ہیں کوئی بھی
ان جیسا کلام میں ہاں اور نہ کرنے کے اعتبار سے زیادہ سچا نہیں

(۳۸)

وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے حبیب دوست ہیں کہ ان ہی سے شفاعت
کی امید ہے خوف کے وقت اور جو بھی آنے والے خوف میں

(۳۹)

انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا ہے پس جس نے ان کا وسیلہ دامن
پکڑا ہوا اس نے کبھی نہ ٹوٹنے والی رسی اور وسیلہ کو مضبوطی سے پکڑا

(۴۰)

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ

(۴۱)

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

(۴۲)

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

(۴۳)

فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

(۴۴)

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

(۴۰)

خلقت و پیدائش میں خُلق (عادات) میں انبیاء سے بلند و بالا ہیں
علم و کرم اور فضل میں انبیاء آپ کے قریب نہ پہنچ سکے

(۴۱)

اور سب انبیاء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے التماس کرنے والے ہیں کہ
سمندر سے ایک چُلّو یا برسات سے ایک گھونٹ پانی یعنی علم مل جائے

(۴۲)

رُتبہ و مقام کے لحاظ سے انبیاء کرام آپ کے پاس کھڑے ہیں
کہ علم سے ایک نقطہ یا حکمتوں میں سے ایک حکمت مل جائے

(۴۳)

ظاہری اور باطنی کمالات آپ پر مکمل ختم ہو چکے ہیں پھر اللہ
تعالیٰ نے انسانی صورت میں آپ کو دوستی کے لیے چُن لیا

(۴۴)

اپنی خوبیوں میں بے مثال شخصیت لاثانی فرد ہیں
آپ کے حسن کا جوہر تقسیم ہونے والا نہیں ہے

(۴۵)

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

(۴۶)

فَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

(۴۷)

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

(۴۸)

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا
اَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

(۴۹)

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُوْلُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

(۴۵)

نصاریٰ (عیسائیوں) نے جو کچھ اپنے نبی کو کہا تم وہ نہ کہنا
جتنی چاہو آپ کی مدح، تعریف کرو اور باہم سنو سناؤ

(۴۶)

آپ کی ذات مبارک کی طرف جتنا چاہو عزت، شرف، بزرگی کی نسبت کرو
جتنا چاہو آپ کی قدر و منزلت کو بلندی کی طرف منسوب کرو

(۴۷)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضل و رفعت کی کوئی حد نہیں
جتنا بھی کوئی فصیح اپنے منہ سے آپ کا فضل بیان کرے

(۴۸)

اگر تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو ان کی قدر و منزلت کے برابر
دیکھتا تو آپ کا نام مبارک لیکر جب بوسیدہ ہڈیوں کو پکارتا تو وہ زندہ ہو جاتیں

(۴۹)

آپ نے ہمیں امتحان میں نہ ڈالا جس سے ہماری عقلیں عاجز ہو جاتیں
ہم پر مہربانی فرمائی تو نہ ہم شک میں پڑے اور نہ حیران ہوئے

۵۰

أَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

۵۱

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

۵۲

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

۵۳

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ
وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

۵۴

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

۵۰

آپ کے کمالات پہچاننے میں مخلوق عاجز ہوئی ہے قریب اور
بعد میں عقل و فہم کے عاجز ہونے کے سوا کچھ نہیں دکھائی دیتا

۵۱

جیسا کہ سورج دور سے آنکھوں کو چھوٹا سا دکھائی دیتا ہے اور آنکھیں
جب اسے قریب سے دیکھنے کی کوشش کریں تو عاجز ہو جاتی ہیں

۵۲

دنیا میں آپ کی حقیقت کیسے واضح ہو سکتی ہے اب تو
قوم سوئی ہوئی ہے اور خواب پر تسلی کئے ہوئے ہے

۵۳

تو علم کی پہنچ اور تقاضا یہ ہے کہ آپ بشر ہیں اور
بے شک آپ ساری مخلوق سے بہتر و اعلیٰ ہیں

۵۴

جتنی آیات معجزات انبیاء علیہم السلام کو دیئے گئے ہیں
بے شک آپ کے نور مبارک سے ان تک پہنچے ہیں

(۵۵)

فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا
یُظْھِرْنَ اَنْوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

(۵۶)

حَتّٰی اِذَا طَلَعَتْ فِی الْکَوْنِ عَمَّ ھُدَاھَا
اَلْعَالَمِیْنَ وَاَحْیَتْ سَآئِرَ الْاُمَمِ

(۵۷)

اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِیٍّ زَانَہٗ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

(۵۸)

کَالزَّھْرِ فِیْ تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِیْ شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِیْ کَرَمٍ وَالدَّھْرِ فِیْ ھِمَمِ

(۵۹)

کَاَنَّہٗ وَھُوَ فَرْدٌ فِیْ جَلَالَتِہٖ
فِیْ عَسْکَرٍ حِیْنَ تَلْقَاہُ وَفِیْ حَشَمِ

(۵۵)

پس بیشک آپ فضل کے آفتاب ہیں اور انبیاء ستارے جو رات کے اندھیرے میں آپ کے لوگوں کیلئے نور اور روشنی پر ظاہر ہوتے ہیں

(۵۶)

یہاں تک کہ جب اس جہان پر سورج یعنی نبی پاک کا ظہور ہوا ہدایت جہان میں عام ہو گئی اور تمام امتوں کو زندہ کر دیا گیا

(۵۷)

کتنی ہی اچھی، خوبصورت ہے آپ کی صورت جسے اچھے خلق کے ساتھ مزین کیا جو بشر کی صفت کے ساتھ متصف ہیں

(۵۸)

تروتازگی میں شگوفہ کی طرح اور شرف و بزرگی میں چودھویں کے چاند کی طرح بخشش وکرم میں سمندر کی طرح اور ہمت میں زمانے کی طرح

(۵۹)

گویا کہ جلالت بزرگی میں بے مثال و واحد ہیں لشکر و قوم کے اندر جب ان سے ملاقات ہو تو رعب میں بھی یکتا ہیں

٦٠

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

٦١

لَاطِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٢

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ
يَا طِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

٦٣

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

۶۰

آپ کے دانت مبارک کان میں سیپ کے اندر چھپے ہوئے موتی
ہیں دو کانیں ہیں ایک بات کرنے کی کان ایک تبسم کی کان

۶۱

آپکے جسم اطہر کے ساتھ جو مٹی لگی ہوئی ہے اس کے برابر کوئی
خوشبو نہیں اچھی خوشحالی ہے اس کیلئے جو اسے سونگھے اور اسے چومے

چوتھی فصل

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے بیان میں

۶۲

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ ولادت نے آپ کی پاکیزگی اور خوشبو کو
ظاہر کر دیا اے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی اور انتہائی پاکیزگی، سبحان اللہ!

۶۳

اہل فارس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کے دن فراست سے
معلوم کر لیا کہ اہل فارس عذاب و ضرر کے نزول سے ڈرائے جائیں گے

(۶۴)

وَبَاتَ إِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

(۶۵)

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

(۶۶)

وَسَآءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِ

(۶۷)

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

(۶۸)

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

(۶۴)

نوشیرواں بادشاہ کا ایوان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا
جیسا کہ اس کے ساتھی دوبارہ نہیں ملیں گے

(۶۵)

اہل فارس کی بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلے افسوس کیساتھ نوشیرواں
پر ٹھنڈے ہوئے اور نہر فرات شرمندگی کی وجہ سے خشک ہو گئی

(۶۶)

اور ساوہ شہر کو غمگین کیا کہ اس کا پانی خشک ہو گیا
اور اس فرات سے پانی پینے والے غصے میں واپس لوٹے

(۶۷)

گویا کہ غم کی آگ نے پانی سے نمی حاصل کی
اور پانی غم کی آگ میں خشک ہو گیا

(۶۸)

جن آپ کے ظہور کی آواز دیتے تھے اور انوار بلند ہوتے تھے
اور حق یعنی حضور کی نبوت باطنی اور ظاہری طور پر واضح ہو رہی ہے

(۶۹)

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَآئِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

(۷۰)

مِنْ بَعْدِ مَآ اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ کَاهِنُهُمْ
بِاَنَّ دِیْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ یَقُمِ

(۷۱)

وَبَعْدَ مَا عَایَنُوْا فِی الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

(۷۲)

حَتّٰی غَدَا عَنْ طَرِیْقِ الْوَحْیِ مُنْهَزِمٌ
مِّنَ الشَّیَاطِیْنِ یَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

(۷۳)

کَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ
اَوْعَسْکَرٌ بِالْحَصٰی مِنْ رَّاحَتَیْهِ رُمِ

(۶۹)

کفار کلہ ارتے بھرے ہو گئے آپ کی ولادت کی بشارت
خبر سُنی اور ڈرانے والی بجلیاں تلواریں نہ دیکھیں

(۷۰)

اس کے بعد نجومیوں نے بھی اطلاع دی کہ
کُفار کا دین ایسا ختم ہُوا کہ آئندہ قائم نہیں ہوگا

(۷۱)

اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ آسمان کے کناروں سے شعلے گرتے ہیں
اسی کے مطابق برابر زمین میں بُت اوندھے گر رہے ہیں

(۷۲)

یہاں تک کہ وہ شیطان وحی کے راستے بھاگتے تھے
ایک دوسرے کے پیچھے نشان پر گرتے تھے

(۷۳)

گویا کہ بھاگنے والے شیطان ابرہہ کے بہادر تھے یا وہ
لشکر تھے جس پر آپ نے اپنے ہاتھ سے کنکر مارے تھے

(۷۴)

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمٖ

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

فِىْ ذِكْرِ يُمْنِ دَعْوَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۷۵)

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِىْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

(۷۶)

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ
فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِى اللَّقَمٖ

(۷۷)

مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً
تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِىْ

۷۴

کنکریوں کو اس وقت پھینکا کہ وہ آپ کے ہاتھ مبارک میں تسبیح کرتی ہیں
جیسا کہ حضرت یونس کو تسبیح کرنے کے دوران مچھلی کے پیٹ میں پھینکا

پانچویں فصل

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بُلانے کی برکت کے بیان میں

۷۵

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بُلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے آئے
اپنی پنڈلیوں پر بغیر پاؤں کے چل کر آئے

۷۶

گویا کہ درختوں نے راستے کے درمیان اپنی جڑ کی شاخوں کی نئی
نادر قلم کے ساتھ جلدی میں آپ کے کمالات تحریر کئے

۷۷

درخت بادل کے ٹکڑے کی طرح آپ کے ساتھ ساتھ چلتا تھا گرمی
کے موسم میں دوپہر کے وقت سورج کی تپش سے آپ کو بچاتا تھا

۷۸

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ
مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

۷۹

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

۸۰

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِيَا
وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

۸۱

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

۸۲

وَقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

۷۸

میں قمر، چاند کے رب کی سچی قسم کھاتا ہوں کہ چاند کا درمیان
سے دو ٹکڑے ہونا آپ کے قلب مبارک سے نسبت ہے

۷۹

اور یاد کرو اسے جو نبی نے خیر و کرم اور فضل جمع کیا کہ ہر طرف
سے کفار کی آنکھیں آپ کو دیکھنے سے اندھی ہو گئیں

۸۰

تصدیق اور صدق یعنی حضور، دونوں غار کے اندر نظر نہ آئے
کہ کفار کہتے تھے کہ غار کے اندر کوئی بھی نہیں ہے

۸۱

انہوں نے گمان کیا کہ آپ پر نہ مکڑی نے جالا تنا
نہ کبوتری نے انڈے دیئے بلکہ پہلے ہی سے اسی طرح ہے

۸۲

اللہ تعالیٰ نے آپ کی نگہبانی کی اور جسمانی حفاظت کے
لیے تہ بہ تہ زرہ پہنے ہوئے اور بلند و بالا قلعوں سے دور رکھا

(۸۳)

مَا سَامَنِی الدَّهْرُ ضَیْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ یُضَمِ

(۸۴)

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَیْنِ مِنْ یَّدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَیْرِ مُسْتَلَمِ

(۸۵)

لَاتُنْكِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُّؤْیَاهُ اِنَّ لَهٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ لَمْ یَنَمِ

(۸۶)

فَذَاكَ حِیْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ
فَلَیْسَ یُنْكَرُ فِیْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

(۸۷)

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْیٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَّلَا نَبِیٌّ عَلٰى غَیْبٍ بِمُتَّهَمِ

(۸۳)

اہل زمانہ نے جب بھی مجھے تکلیف دی، میں نے آپ
سے مدد چاہی تو مجھے مدد مل گئی اور میں ظلم و زیادتی سے بچ گیا

(۸۴)

میں نے جب بھی آپ ﷺ سے دونوں جہانوں کی غنا
کی درخواست کی، تو بہترین چاہنے والوں سے میں نے اپنی مراد کو پالیا

(۸۵)

حالت خواب میں وحی کے نزول کا انکار نہ کر کہ جب
آپ کی آنکھیں مبارک سوتی ہیں تو دل مبارک نہیں سوتا

(۸۶)

یہ حضور کی نبوت مبارک کے بلوغ کا دور ہے
اور بلوغ کی کیفیت سے انکار کرنا درست نہیں

(۸۷)

اللہ تعالیٰ کی ذات برکتوں والی ہے وحی محنت سے حاصل نہیں ہوتی
اور نہ ہی غیب کی خبر دینے پر نبی پر تہمت لگی ہے

(۸۸)

اٰيَاتُهُ الْغُرُّ لَا يَخْفٰى عَلٰى اَحَدٍ

بِدُوْنِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

(۸۹)

كَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

(۹۰)

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ

حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِى الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

(۹۱)

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا

سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

۸۸

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روشن معجزات کسی پر پوشیدہ نہیں
آپ کی ذات اقدس کے بغیر لوگوں کے درمیان انصاف قائم نہیں ہوا

۸۹

کتنے ہی مریض آپ کے مس کرنے سے شفایاب ہو گئے اور
کتنے ہی اہل جنوں آپ کے طفیل سختیوں اور پریشانیوں سے رہا ہو گئے

۹۰

آپ کی دعا کی برکت سے قحط والا کالا سال ہرا بھرا ہو گیا
یہاں تک کہ سیاہی کے زمانہ میں روشنی نکھر کر آ گئی

۹۱

ایک ابر کے ساتھ موسلا دھار بارش ہوئی یہاں تک کہ تو خیال
کرے کہ شہر کے نالوں کو اس بارش سے جل تھل یا سیلاب ہو گیا

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ

فِیْ ذِکْرِ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ

(٩٢)

دَعْنِیْ وَوَصْفِیَ اٰیَاتٍ لَّهُ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمِ

(٩٣)

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

(٩٤)

فَمَا تَطَاوَلَ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی
مَا فِیْهِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

(٩٥)

اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِیْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

چھٹی فصل

قرآنِ پاک کے شرف بزرگی کے بیان میں

(۹۲)

مجھے چھوڑ دے تاکہ ان معجزات، آیات کو بیان کروں جو ان سے ظاہر ہوئے
ہیں ایسے ظاہر ہیں جیسے پہاڑ کے اوپر آگ علامت کے طور پر جلتی ہے

(۹۳)

پس موتی جب لڑی میں پروئے جاتے ہیں ان کی خوبصورتی زیادہ ہوتی ہے
اگر وہ نہ پروئے گئے ہوں تب بھی ان کی قدر و منزلت کم نہیں ہوتی

(۹۴)

پس مدح و تعریف کرنے والوں کی امیدیں کیوں نہ زیادہ ہوں
اس طرف جس طرف آپ کے اخلاق و خصلتیں موجود ہوں

(۹۵)

جو صحیح آیات ہیں رحمٰن کی طرف سے وہ لفظوں میں حادث
ہیں معنوی طور پر قدیم ہیں کیونکہ قدیم ذات کی صفت ہیں

(۹۶)

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهْيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

(۹۷)

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِّنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

(۹۸)

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِّذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

(۹۹)

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَى الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

(۱۰۰)

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحَرَمِ

(۹۶)

قرآنی آیات جو ہمیں خبریں دیتی ہیں وہ قریب زمانہ کی
نہیں ہیں بلکہ قیامت اور عاد اور ارم کی خبریں دیتی ہیں

(۹۷)

ہمارے پاس آپ کے معجزات ہمیشہ رہیں گے آپ کا ہر معجزہ
نبیوں کے معجزات سے بلند و بالا ہے کہ ان کے معجزات آئے اور ہمیشہ نہ رہے

(۹۸)

قرآن پاک کی ایسی محکم آیات ہیں کہ مخالف کیلئے اس میں کوئی شبہ
نہیں رہتا اور نہ ہی حاکم کے فیصلے کی طلب تلاش باقی رہتی ہے

(۹۹)

قرآن پاک کو کسی کی کوئی دقت لاحق نہ ہوئی مگر مخالفت
کرنے والا آخر کار اسی طرف لوٹ کر صلح کے لیے آ پہنچا

(۱۰۰)

مخالف دعویدار کو بلاغت کے ساتھ ایسا رد کیا ہے جیسا کہ عزت
مند مرد اپنے اہل خانہ پر ہاتھ اٹھانے والے کو رد کرتا ہے

(۱۰۱)

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

(۱۰۲)

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَآئِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْاِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

(۱۰۳)

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

(۱۰۴)

اِنْ تَتْلُهَا خِيْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى
اَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

(۱۰۵)

كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُوْهُ كَالْحُمَمِ

(۱۰۱)

قرآن پاک کے ایسے معانی ہیں جیسا کہ دریا کی موجیں ایک دوسرے کی مدد کرتی
ہیں دریا کے اندر جو موتی ہیں ان کی بانسبت حسن و قیمت میں کہیں بلند و بالا ہیں

(۱۰۲)

قرآنِ پاک کے عجائب کی گنتی اور شمار ناممکن ہے
ان کی کثرت کی وجہ سے وصف بیان کرنے سے عاجز ہیں

(۱۰۳)

قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئی ہیں تو میں نے اسے کہا
تو نے یقیناً اللہ تعالیٰ کی رسی کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہے مضبوطی سے پکڑ

(۱۰۴)

اگر تو نے قرآن پاک کو جہنم کی آگ کے بھڑکتے شعلوں کی وجہ سے پڑھا ہے تو تو
نے اس کے شعلوں کو قرآن پاک کی تلاوت کے ٹھنڈے پانی سے اسے ٹھنڈا کر دیا

(۱۰۵)

گویا کہ آیات حوض ہیں جس سے گنہ گاروں کے چہرے سفید ہو گئے ہیں
اور یقینی طور پر وہ چہرے پہلے کوئلے کی طرح کالے ہوں گے

(۱۰۶)

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

(۱۰۷)

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

(۱۰۸)

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ

فِي ذِكْرِ مِعْرَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۰۹)

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ
سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

(۱۰۶)

قرآن پاک عدل کے اعتبار سے پل صراط اور میزان وترازو ہے

تو اس کے بغیر لوگوں کے درمیان انصاف قائم نہیں ہو سکتا

(۱۰۷)

جان بوجھ کر حسد کی وجہ سے انکار کرنے والے پر تعجب

نہ کر وہ خوب جانتا اور سمجھتا ہے اس کی خوبیوں کو

(۱۰۸)

یقیناً آنکھ کی مرض سوزش سورج کی روشنی سے انکار کرتی ہے

اور بیماری کی وجہ سے منہ پانی کے اچھے ذائقے کا انکار کرتا ہے

ساتویں فصل

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج کے بیان میں

(۱۰۹)

اے بہترین اعلیٰ ان میں سے جو آپ سے حاجت پوری ہونے کا ارادہ رکھتے

ہیں دوڑتے آتے ہیں اونٹوں کی سواریوں پر اور پیدل یکے بعد دیگرے

(۱۱۰)

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَـةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَـبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَـنِمٍ

(۱۱۱)

سَرَيْتَ مِنْ حَـرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَـرَمٍ
كَمَا سَـرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

(۱۱۲)

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَـــنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَـيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

(۱۱۳)

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيْـمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمٍ

(۱۱۴)

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِـمْ
فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

(۱۱۰)

اے وہ ذات جو بہت بڑی نشانی ہے عبرت حاصل کرنیوالوں کیلیے
اور وہی ذات بہت بڑی نعمت ہے مال غنیمت رکھنے والوں کیلیے

(۱۱۱)

حرم مکہ سے حرم بیت المقدس تک ایک رات میں آپ نے سیر کی
جیسا کہ چودھویں کا چاند اندھیری رات میں سیر کرتا ہے

(۱۱۲)

اور رات کے وقت ترقی کرتے گئے یہاں تک کہ قاب قوسین کی
منزل تک پہنچے کہ جسے نہ کوئی حاصل کرسکتا ہے نہ طلب کرسکتا ہے

(۱۱۳)

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اس مرتبے کی وجہ سے آپ
کو اپنے آگے دیکھا جس طرح خادم اپنے مخدوم کو آگے رکھتے ہیں

(۱۱۴)

آپ سات آسمانوں کو چیرتے ہوئے اس طرح گئے
ہیں کہ آپ لشکر کے اندر لشکر کا نشان (علم) ہیں

(١١٥)

حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

(١١٦)

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

(١١٧)

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

(١١٨)

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

(١١٩)

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِعَمِ

۱۱۵

آپ اتنے بلند ہوئے کہ کوئی حد نہ چھوڑی بڑھنے کی یہاں تک کہ
سبقت لے گئے قرب کی منزلوں تک اور کسی کے لیے موقع نہ رہا

۱۱۶

آپ اپنے مقام کی وجہ سے تمام انبیاء کے مقام نیچے چھوڑ
گئے اور آپ عَلَم مفرد کی طرح بلند حیثیت سے پکارے گئے

۱۱۷

یہاں تک کہ وصل سے بہرور ہوئے جو کمال درجہ تک آنکھوں
سے پوشیدہ ہے اور ایسے راز سے جو انتہائی پوشیدہ ہے

۱۱۸

پس حاصل ہوئے آپ کو سارے فخریہ مقام جن میں کوئی
شریک نہیں اور ہر مقام سے بغیر کسی مزاحمت کے گزر گئے

۱۱۹

بہت زیادہ بزرگی میں ہیں وہ مرتبے جو آپ کو دئے گئے ہیں
اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں گی وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئیں

۱۲۰

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

۱۲۱

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ
بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ

فِیْ ذِکْرِ جِهَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۲

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ
كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

۱۲۳

مَازَالَ يَلْقَاهُمْ فِیْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

(۱۲۰)

اے اسلام کی جماعت خوشخبری ہے ہمارے لیے بے شک
ایسا رکن عطاء کیا ہے جو کہ کبھی بھی ختم نہ ہوگا

(۱۲۱)

جب اللہ تعالیٰ نے بلایا ہم کو بلانا اپنی عبادت کے لیے
رسُولوں میں سے عزت والے کو، تو ہم بھی عزت والے ہوگئے

آٹھویں فصل

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جہاد کے بیان میں

(۱۲۲)

دشمن کے دل دہلا دیئے حضور کے نبی ہونے کی خبر نے
جیسا کہ غافل بکری ڈر جاتی ہے ریوڑ سے بھاگ جاتی ہے

(۱۲۳)

آپ ہمیشہ جہاد کرتے رہے دشمن کے ساتھ ہر معرکہ میں یہاں
تک کہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں کے جسموں کا گوشت نیزوں پہ ہے

(١٢٤)

وَذُوا الْفِرَارَ فَكَادُوْ يَغْبِطُوْنَ بِهٖ
اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

(١٢٥)

تَمْضِي اللَّيَالِيْ وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَّيَالِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

(١٢٦)

كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

(١٢٧)

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
تَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

(١٢٨)

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُوْ بِمُسْتَاْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

(۱۲۴)

کافروں نے راہ فرار کو ترجیح دی تو قریب تھا کہ وہ تمنا
کرتے، کاش بلند ہو جاتے اعضاء بازا اور پرندوں کے ساتھ

(۱۲۵)

راتیں گزرتیں تھیں اور ان کے حساب کو نہیں جانتے تھے
جب تک کہ وہ راتیں نہ آجائیں جن مہینوں میں جنگ کرنا حرام ہوتا ہے

(۱۲۶)

گویا کہ دین مہمان بن کر ان کے گھر کے پاس آپہنچا
ہر سردار دشمن کے گوشت کو کاٹنے کی سخت کوشش میں تھا

(۱۲۷)

جنگ کرنے والے لشکر کا سمندر تیز رفتار گھوڑوں پر جا
رہا ہے، بہادروں کی فوج کو پھینکتا ہے تھپیڑوں کی طرح

(۱۲۸)

فرزندان اسلام سے ہر ایک فرد فرمانبردار تھا اللہ تعالیٰ سے اجر کی
امید رکھتا تھا اور دشمن پر حملہ کر کے ان کی جڑیں نکال پھینکتا تھا

(۱۲۹)

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

(۱۳۰)

مَكْفُوْلَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ
وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

(۱۳۱)

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَاٰى مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

(۱۳۲)

فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا
فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

(۱۳۳)

اَلْمُصْدِرِى الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

(۱۲۹)

یہاں تک کہ ملت اسلامیہ جو پہلے غریب تھی کوئی اسے
کچھ نہ سمجھتا تھا اب وہ برادری والی ہو گئی ہے

(۱۳۰)

وہ ملت اسلامیہ بہترین باپ کی کفالت میں ہے اور بہترین
شوہر والی ہے پس وہ ملت نہ یتیم ہوگی نہ بیوہ ہوگی

(۱۳۱)

اسلام کے لشکر پہاڑ ہیں ان سے کافروں کو صدمہ پہنچانے
کے بارے میں پوچھ کہ ہر معرکہ میں انہوں نے کیا دیکھا ہے

(۱۳۲)

جنگِ حنین، جنگِ بدر اور جنگِ احد کے بارے میں ان سے سوال
کر کافروں کے لیے موت کی دیواریں تھیں وباء سے زیادہ سخت

(۱۳۳)

صحابۂ کرام سفید تلواروں کو دشمن کے خون سے سُرخ کرتے تھے اور سُرخی
ان کے سیاہ بالوں یعنی گردنوں کو اڑانے کے بعد حاصل ہوتی تھی۔

۱۳۴

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

۱۳۵

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

۱۳۶

يُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرُهُمُ
فَتَحْسِبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

۱۳۷

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

۱۳۸

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

(۱۳۴)

اور صحابہ کرام نیزوں کی قلم کے ساتھ لکھنے والے کہ ان کی
قلم نے کسی جسم کے حرف کو نقطہ لگانے بغیر نہ چھوڑا

(۱۳۵)

ہتھیاروں سے مزین رہنا صحابہ کے امتیاز کی نشانی تھی
جس طرح کہ پھول ممتاز ہوتا ہے سلم کے خاردار درخت سے

(۱۳۶)

ہدیہ پیش کرتی آپ کو نصرت اور فتح کی پھیلتی ہوئی ہوا
پس تو گمان کرے کہ ہر بہادر پھول ہے اپنے شگوفے میں

(۱۳۷)

گویا کہ وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر یوں بیٹھے ہیں جیسا کہ درخت اُگے ہوئے
میں اپنی مضبوط ہمت، کوشش سے نہ کہ لکڑیوں کے باندھے ہوئے گٹھے کی طرح

(۱۳۸)

دشمن کفار کے دل لڑائی کے خوف سے اڑ رہے تھے کہ چوپائے
کے بچے اور بہادر آدمی کے درمیان تمیز نہیں کر سکتے تھے

۱۳۹

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللهِ نُصْرَتُهٗ
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

۱۴۰

وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ
بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

۱۴۱

اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِيْ اَجَمِ

۱۴۲

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدَلٍ
فِيْهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

۱۴۳

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْاُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّاْدِيْبِ فِي الْيُتُمِ

(١٣٩)

اور جس کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مدد پہنچے اگر اس کو
جھاڑی . کا شیر بھی مل جائے تو وہ خاموش تابع ہو جائے

(١٤٠)

اور تو ہرگز ولی کو حضور کی مدد کے بغیر نہیں دیکھے گا
اور ان کے دشمن ٹکڑے ٹکڑے ہوتے دیکھے گا

(١٤١)

اپنی امت کو ملت اور دین کے قلعے میں ایسا اتارا جیسا کہ
شیر اپنے بچوں کے ہمراہ اپنی رہنے والی جگہ میں اترتا ہے

(١٤٢)

اللہ تعالیٰ کے کلمات یعنی قرآن نے کتنی مرتبہ ناکام کیا آپکی ذات میں جھگڑا
کرنیوالے کو اور کتنی مرتبہ ناکام کیا جھگڑا کرنیوالے مدمقابل کو

(١٤٣)

تیرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ نے انہیں بغیر پڑھنے کے
معجزہ دیا جاہلیت کے دور میں اور ادب سکھایا یتیمی کے دور میں

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ

فِیْ طَلَبِ مَغْفِرَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَشَفَاعَۃٍ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۴۴

خَدَمْتُہٗ بِمَدِیْحٍ اَسْتَقِیْلُ بِہٖ
ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَّضٰی فِی الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

۱۴۵

اِذْ قَلَّدَانِیْ مَا تُخْشٰی عَوَاقِبُہٗ
کَاَنَّنِیْ بِہِمَا ھَدْیٌ مِّنَ النَّعَمِ

۱۴۶

اَطَعْتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الْحَالَتَیْنِ وَمَا
حَصَلْتُ اِلَّا عَلَی الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

۱۴۷

فَیَا خَسَارَۃَ نَفْسِیْ فِیْ تِجَارَتِہَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّیْنَ بِالدُّنْیَا وَلَمْ تَسُمِ

نویں فصل

اللہ تعالیٰ سے بخشش اور رسول اللہ ﷺ سے شفاعت کے حصول میں

(۱۴۴)

میں نے ان کی مدح کی جو مدح کئے گئے ہیں تاکہ معاف ہو جائیں

میرے وہ گناہ جو کہ میں ساری عمر شعروں اور حکومت کی خدمت کیلئے کرتا رہا

(۱۴۵)

ان دونوں باتوں نے میرے گلے میں آخرت کے خوف کا پٹہ ڈال دیا ہے

ان دونوں کی وجہ سے میں ذبح ہونے والے چوپائے سے ہو گیا ہوں

(۱۴۶)

میں نے بچپن اور بڑی عمر دونوں حالتوں میں گمراہی کی فرمانبرداری کی

گناہ اور پشیمانی کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا

(۱۴۷)

تو اے نفس! حیران تجھے دونوں تجارتوں میں خسارہ ہوا، تو نے

دین کو دنیا کے بدلے حاصل نہ کیا اور توجہ نہ فرمائی

(۱۴۸)

وَمَنْ یَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ
یَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِیْ بَیْعٍ وَّ فِیْ سَلَمٖ

(۱۴۹)

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِیْ بِمُنْتَقِضٍ
مِّنَ النَّبِیِّ وَلَا حَبْلِیْ بِمُنْصَرِمٖ

(۱۵۰)

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِیَتِیْ
مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمٖ

(۱۵۱)

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ
فَضْلًا وَّ اِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّةَ الْقَدَمٖ

(۱۵۲)

حَاشَاهُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَهٗ
اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَمٖ

(۱۴۸)

جس شخص نے آخرت کو دنیا کے بدلے فروخت کر دیا تو اس
شخص کو موجودہ اور آئندہ ہونے والی تجارت میں خسارہ ہوا

(۱۴۹)

اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں لیکن میرا حضور سے اطاعت کرنے
کا وعدہ ختم نہیں ہوا اور نہ ہی میرے عقیدے کی رسی ٹوٹی ہے

(۱۵۰)

میرے لیے آپکا وعدہ ہے اس لیے کہ آپ کا نام محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور اپنی ذمہ داری کو مخلوق سے زیادہ پورا کرنیوالے ہیں

(۱۵۱)

اگر آخرت میں حضور نے اپنے فضل وکرم سے میرے
ہاتھ کو نہ پکڑا، تو کہنا اے پھسلے ہوئے قدم والے

(۱۵۲)

قسم باخدا! وہ ایسی ہستی نہیں کہ محروم کر دیں امیدوار کو بخشش
سے یا وہ امیدوار واپس لوٹے بغیر عزت و توقیر کے

۱۵۳

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِىْ مَدَآئِحَهٗ
وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِىْ خَيْرَ مُلْتَزَمٖ

۱۵۴

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ
اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِى الْاَكَمٖ

۱۵۵

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِىْ اقْتَطَفَتْ
يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمٖ

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ

فِىْ ذِكْرِ الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

۱۵۶

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِىْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ

(۱۵۳)

اور جب سے میں نے اپنے افکار کو حضور کی مدح کیلئے لازم کر
دیا تو میں نے اپنی خلاصی کے لیے آپ کو بہترین عصمت پایا

(۱۵۴)

جو بھی غریب ہاتھ آپ کے پاس پہنچا اسے غنا کی دولت ضرور ملے
گی، بے شک بارش پہاڑوں کے اوپر گھاس اور کونپلوں کو اگاتی ہے

(۱۵۵)

اور میں نہیں چاہتا کہ دنیا کا مال و نازگی حاصل کروں جس طرح
کہ زہیر نے ہرم بن سنان کی تعریف کرکے حاصل کی ہے

دسویں فصل

حاجات اور مناجات کے بیان میں

(۱۵۶)

اے مخلوق میں سب سے زیادہ مہربانی اور کرم کرنے والے میرے لیے کون ہے
آپ کے سوا جس کی پناہ لوں حادثوں اور بلاؤں کے پہنچنے کے وقت

(۱۵۷)

وَلَنْ يَضِيقَ رَسُولَ اللهِ جَاهُكَ بِيْ
إِذَا الْكَرِيمُ تَجَلّٰى بِاسْمٍ مُّنْتَقِمِ

(۱۵۸)

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

(۱۵۹)

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

(۱۶۰)

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

(۱۶۱)

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

(۱۵۷)

میری شفاعت کرنے کے وقت حضور کا مقام ومرتبہ کم نہ ہوگا
جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے نام مُنتَقِم کے ساتھ جلوہ افروز ہوگا

(۱۵۸)

تو بے شک دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے
ہیں آپ کے علوم میں سے لوح وقلم ایک علم ہے

(۱۵۹)

اے نفس اجسم بڑے گناہوں کی وجہ سے ناامید نہ ہو
بخشش کے سامنے کبیرہ گناہ چھوٹے ہوتے ہیں

(۱۶۰)

اُمید کامل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت تقسیم ہوگی
تو گناہوں کے اعتبار سے اس کی تقسیم ہوگی

(۱۶۱)

یااللہ میری اُمید کو اپنی بارگاہ میں الٹا نہ کرنا
اپنی بارگاہ میں میرے حساب کو ناقص نہ کرنا

(۱۶۲)

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ اِنَّ لَهٗ
صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

(۱۶۳)

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَآئِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَّ مُنْسَجِمِ

(۱۶۴)

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

(۱۶۵)

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ
وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

(۱۶۶)

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا
وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

(۱۶۲)

یا اللہ! اپنے بندے پر دونوں جہانوں میں شفقت فرما بے شک
اس کا صبر گھبراہٹ، تنگی کے وقت کمزور بلکہ ختم ہو جاتا ہے

(۱۶۳)

اپنی رحمت کے بادلوں کو اجازت دے کر وہ تیری طرف سے
ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موسلا دھار بارش برساتے رہیں

(۱۶۴)

آپ کی آل اور صحابۂ کرام اور تابعین عظام اور پرہیزگاری کے جو
اہل ہیں اور برگزیدہ حلم و کرم والے سب پہ فضل و کرم فرما

(۱۶۵)

پھر ان پر جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت علی
اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم جو اہل کرم ہیں ان پہ فضل فرما

(۱۶۶)

جب تک بادِ صبا درخت والے کے درختوں کو ہلاتی ہے اور
اونٹوں کو اپنے نغمے کے ساتھ چلانے والے چلاتے رہیں

۱۶۷

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَاذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

خاک طیبہ از دو عالم خوشتر است
اے خنک شہرے کہ آنجا دلبر است

مشتاق احمد چشتی خوشنویس لاہور

سلام علیک اے نبیؐ مکرم
مکرمتر از آدم و نسل آدم

۱۶۷

یا اللہ! مصنف اور پڑھنے سننے والے کے لیے بخشش فرما
اے جود و کرم کے مالک! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

نائب خطیب جامع داتا دربار لاہور
مُحَمَّد اَلطَافُ نَیّرِوِی

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ

ناشر ———————— محمد الطاف نیروی
قیمت ———————— روپے

عرنمبر ۴۴۱ اس شعرکو ہر جائز تجارت کیلئے ہر نماز کے بعد ایک دفعہ پڑھنا تاجر کیلئے نفع مند ہے۔

حضرت گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

توبہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) عوام کی توبہ۔

(۲) خواص کی توبہ

عوام کی توبہ یہ ہے کہ وہ گناہوں سے رجوع، لاتعلقی اختیار کرتے ہیں خواص
کی توبہ یہ ہے کہ وہ غفلت، سستی، کاہلی سے رجوع، دوری اختیار کرتے ہیں غفلت
عوام کے لیے نعمت، خوشی ہوتی ہے معصیت اور گناہ کرنے کے ارادہ اور پروگرام
میں مصروف رہنا یہ زیادہ برا ہے بہ نسبت اس کے کہ بندہ برا فعل کر کے ایک ہو جائے
چونکہ برا فعل کرنے میں تھوڑا وقت صرف، خرچ ہوتا ہے۔ اور معصیت وغیرہ
کے پروگرام طے کرنے میں دن، رات مصروف رہتا ہے یہ عظیم ترین گناہ ہے۔
اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو حضور فیض عالم گنج بخش کے وسیلہ سے پکی اور سچی توبہ کرنے
کی توفیق عطا فرمائے۔

کرد ظاہر مولدش مشک، جودش در فضاء
اے خوشا بوئے خوشش در ابتدا۔ انتہا

آں حبیب حق ز ذاتش ہست اُمیدِ مدد
در حوادثِ وقت، ہر فتنہ کہ بر سر می رسد

در محاسن نیست کس او را شریک از خاص، عام
جوہرِ حسنش ازاں بالا کہ گرد انقسام

ہر یکے زیشان مطیع و مسلم پرہیز گار
میکند حملہ بہ تیغ کن در کار زار

قال را بگذار مردِ حال شو
زیرِ پائے کاملِ پا مال شو